۲۸۶/۹۳

باسمہ بعون الوہاب

بتاریخ ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۶ نومبر ۲۰۱۰ء مولانا غلام حیدر رضوی، مولانا فیضان [illegible]

سرفراز خان، مولانا محمد بدر الدین رضوی، محمد نظیم الدین، شیخ احمد ساکنان مقامات مختلف ضلع بالیسر

و ضلع میور بھنج صوبہ اڑیسہ جامعہ حبیبیہ الہ آباد میں حاضر ہوئے یہ لوگ نسیم اختر صاحب جمشید پوری

وارد حال بھدرک کے ماننے والوں کے ذبیحہ کے حلال ہونے یا نہ ہونے اور ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ

کرنے کے جائز ہونے یا نہ ہونے سے متعلق حکم معلوم کرنا چاہتے تھے ان لوگوں نے قاضی القضاۃ صاحب

کی طرف رجوع نہ کیا جامعہ حبیبیہ سے بار بار فون پر روکنے کے باوجود اور حضرت علامہ اختر رضا صاحب

ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی ہدایت کرنے کے باوجود اعراض کر کے

جامعہ حبیبیہ الہ آباد کا رخ کیا جہاں دار القضاء لکھنؤ نہیں ہے جن لوگوں کے نام اوپر ذکر کیے گئے وہ لوگ

دو فریقوں میں منقسم ہیں ایک فریق یہاں آنے کا سبب دوسرے فریق کے اصرار کو بتا رہا ہے لیکن حقیقت

یہ ہے کہ یہاں آنے سے متعلق دونوں فریقوں کے دستخط تحریر میں موجود ہیں ایک فریق کا کہنا ہے کہ غلام حیدر

صاحب نے نسیم اختر صاحب کے ماننے والوں کے ذبیحہ کو حلال کہا اور ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ

کرنے کو جائز کہا ان چھ لوگوں کے بیانات لیے گئے غلام حیدر صاحب کے بیان سے یہ ظاہر ہوا کہ حضرت

علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ کے ۲۳ صفر ۱۴۳۱ھ کے فیصلے کے تفصیل طلب ہونے کی وجہ

سے غلام حیدر صاحب اور ان کے ہم نوا لوگوں کو شبہات اور اعتراضات پیدا کرنے کا موقع ملا ہے مذکورہ فیصلہ

کے حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ حاکم ہیں اور میں ایک مصدق حکم ہوں حاکم کے

حکم میں اگر ابہام یا اجمال ہو تو اس ابہام کی تعبیر اور اس اجمال کی تفصیل حاکم ہی کی طرف سے ہونا

چاہیے اگر مصدق حکم پہلے یہ کہہ دے کہ حاکم صاحب کے حکم سے یہ مراد ہے لیکن حاکم صاحب کہہ دیں کہ نہیں

میری مراد وہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے تو مصدق حکم کے قول کی کوئی قیمت نہ رہ جائے گی اور اگر حاکم صاحب پہلے

یا افراد کو طاغوت کہہ دیں اور اس کے بعد مصروف حکم یہ کہے کہ نہیں اس سے یہ مراد ہے جب بھی مصروف حکم کے قوانین کی کوئی قیمت ہی نہیں رہ جائے گی ہر دو صورت میں حاکم کے قول کی قیمت ہوگی مصروف حکم کے اختلاف کرنے پر اس کے قول کی کوئی قیمت نہ ہوگی اس وجہ سے اس مسئلہ کے صحیح تصفیہ کے لئے حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے مذکورہ فیصلہ کے تفصیل مطلب جس کی تفصیل بابت درج ذیل سوالات کا جواب عنایت فرمادیں

(1) انہوں نے اپنے مذکورہ فیصلہ میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ان کے بعض اقوال تو صریحاً کفر معاذ اللہ کفر کی حدوں کو چھو رہے ہیں آگے اس فیصلہ میں یہ لکھا ہے اس کا شرعی بائیکاٹ کریں کیا یہاں کفر کو اجزائے مقداریہ والی رسی سے تشبیہ دی گئی ہے یا کفر خود اجزائے مقداریہ والی شئی ہے۔

(2) اگر کفر کو اجزائے مقداریہ والی شئی سے تشبیہ دی گئی ہے تو حضرات متکلمین اور حضرات فقہاء کرام کے نزدیک ان کے اپنے اپنے طور پر ایمان اور کفر کے درمیان خط فاصل متحقق ہے یا نہیں

(3) اگر ایمان اور کفر کے درمیان خط فاصل متحقق نہ ہو تو کفر کی حدوں کو چھونا کفر کو وجود فراہم پائے گا یا نہیں اور کفر کا محض لزوم عند الفقہاء کفر ہے یا نہیں۔

(4) کیا شرعی بائیکاٹ کرنے سے یہ مراد ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ میل جول نہ رکھیں لیکن ان لوگوں کے ذبیحہ کو حلال جانیں

(5) کیا شرعی بائیکاٹ کرنے سے یہ مراد ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ شادی بیاہ کو جائز رکھیں

(6) جیسا کہ فتاوی امجدیہ جلد چہارم کے صفحہ ۱۱۱ پر ہے مبتدعین بدمذہب اور کفر لزومی کے مرتکب لوگوں سے میل جول رکھنے کو حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے حرام فرمایا ہے کیا اس سے یہ مراد ہوگا

ان لوگوں سے میل جول رکھنا حرام ہے لیکن ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز ہے

(۷) فتاوی امجدیہ جلد چہارم کے صفحہ ۱۱۱ پر آئے ہوئے جواب مذکور میں حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو بھی نقل فرمایا ہے لا تواکلوھم ولا تشاربوھم کیا اس سے یہ مراد ہے کہ لوگوں کے رنگریزوں کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں ہے لیکن ان کا ذبیحہ حلال ہے

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تک حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ

والفقہ سیہ سوالات مذکورہ کا جواب عنایت کرکے اپنے ۳۰ صفر ۱۴۲۱ھ کے فیصلے کے تفصیل طلب حصے کے اجمال کو دور فرمائیں تاکہ یہ بات متعین ہو سکے کہ ان کی مراد کیا ہے اس سلسلے میں اختلاف کی صورت میں کسی دوسرے کے مراد بتانے کی کوئی قیمت نہیں ہے نہ ہی محمد صادق حکم کے ان کے قول کی مراد بتانے کی کوئی قیمت ہے

لھذا جو لوگ میرے پاس جامعہ حبیبیہ الہ آباد اس مسئلہ کو لیکر آتے ہیں ان کو حکم کرتا ہوں کہ وہ میری اس تحریر کو لیکر حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہوں اور مندرجہ بالا سوالات کا جواب حاصل کریں ان سوالات کے جوابات حاصل کرنے کے بعد جب ان کو ۳۰ صفر ۱۴۲۱ھ کے فیصلے کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے گا تو ساری باتیں واضح ہو جائیں گی فقط

استکتبہ

الفقیر [illegible] غفرلہ

شب ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ

ہم بھی اس رائے سے اتفاق ہے۔ محمد ابوبکر شب ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ

سید [illegible] رضا [illegible]

محمد سلیم الدین حبیبی

وضاحت نامہ دربارۂ فیصلہ اڑیسہ

PAGE NO. ①
DATE

۷۸۶/۹۲

۱،۲،۳) کفر کی حدوں کو چھونا کفر کو چھونا ہے، مراد یہ ہے کہ اس شخص کے بعض اقوال کفری ہیں، اور لزوم کفر عند الفقہا ضرور کفر ہے اور وہ بحکم لزوم قائل کو کافر کہتے ہیں لہذا قائل ایسے اقوال کا کفر لزومی کا مرتکب اور عند الفقہا کافر ہے۔

۴،۵) شرعی بائیکاٹ ایک حکم عام ہے جو میل جول، شادی بیاہ اور ان کے ذبیحہ سے اجتناب کا متقاضی ہے، بالخصوص ایسے لوگ جو معاند ہوں اور مسئول عنہ کے اقوال کفریہ پر سرمنڈائے ہوں، انہیں حق جانتے ہوں، ان کا حکم مرتکب کفر لزومی سے زیادہ سخت ہے ان کا ذبیحہ قطعاً حرام ہے۔

۶) یہ ہرگز مراد نہ ہوگا کہ میل جول رکھنا تو حرام ہے لیکن ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز ہے۔

۷) "لا تواکلوھم ولا تشاربوھم" یہ مراد نہیں ہو سکتا جو سوال میں درج ہوا۔

قال بفمہ وامر برقمہ

محمد اختر رضا قادری ازہری

۱۸، محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

مطابق ۱۱، نومبر ۲۰۱۴م

بریلی شریف



